از عدالتِ عظمیٰ

بدولہ لکشمایا و دیگراں

بنام

سری انجانیہ سوامی مندر و دیگراں

تاریخ فیصلہ: 20 فروری، 1996

[ایم ایم پنچھی اور ایس سی سین، جسٹس صاحبان]

لیٹرز پیٹنٹ اپیل:

ارچکا بنانے کیلئے زمین فراہم- آیا اس کا مقصد اسے ذاتی طور پر دینا ہو یا ارچکا کے بذریعے مندر کو دینا ہو- ٹرائل کورٹ اور عدالت عالیہ کے سنگل جج نے فیصلہ دیا کہ گرانٹ ارچکا کے لیے ذاتی تھی اور اس لیے اس کی طرف سے کی گئی منتقلی صحیح تھی- لیٹرز پیٹنٹ اپیل— بنچ کی مداخلت اور نچلی عدالتوں کے احکامات کو کالعدم قرار دینا- قرار پایا کہ، لیٹرز پیٹنٹ اپیل عام طور پر ایک اندرونی عدالتی اپیل ہوتی ہے — لیٹرز پیٹنٹ بینچ عدالتِ تصحیح کے طور پر بیٹھا ہے- اسی دائرہ اختیار کے استعمال میں اپنے احکامات کو درست کرتا ہے جو سنگل جج کے پاس تھا- اس طرح کے اپیلیٹ کا دائرہ اختیار میں عدالت عالیہ غلطی کی عدالت کے اختیارات کا استعمال کرتی ہے۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 4090، سال 1984۔

آندھرا پردیش عدالت عالیہ کے ایل پی اے نمبر 230، سال 1977 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کے لیے کے رام کمار۔

جواب دہندگان کے لیے بی کانتاراؤ۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم سنایا گیا:

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.18 12:31
I attest to the accuracy and integrity of this document

مدعاعلیہ مندر نے اپیل گزاروں سے 29 ایکڑ زرعی آراضی کا حق، اس پر قبضہ اور زرواصلات کی وصولی طلب کی تھی۔ٹرائل کورٹ نے مقدمہ خارج کر دیا۔عدالت عالیہ کے ایک فاضل سنگل جج نے اپیل میں، پیش کردہ شواہد کی دوبارہ تشخیص کرتے ہوئے، دو دستاویزات پر نمایاں طور پر توجہ دی جن میں کچھ تقاریر شامل ہیں جو جزوی طور پر مدعی مندر کے مدعاعلیہ اور جزوی طور پر مدعاعلیہان کے مقدمے کی حمایت کرتی ہیں۔ان کو ایک ساتھ پڑھ کر، فاضل سنگل جج کا مقصد اندراجات کو متضاد قرار دینے کے بجائے ان میں مصالحت کرنا تھا۔انہوں نے ان دستاویزات کو تیار کرتے وقت متعلقہ حکام کے اہم ارادے کو جمع کرنے کی کوشش کی، ان دونوں کو یکجا کر کے دیکھا۔تنازعہ واضح طور پر یہ تھا کہ آیا ارچکا کے حق میں دی گئی گرانٹ اسے ذاتی طور پر دی جانی تھی یا ارچکا کے بذریعے مندر کو دی جانی تھی۔ٹرائل کورٹ کے ساتھ ساتھ فاضل سنگل جج نے بھی فیصلہ دیا کہ یہ گرانٹ ارچکا کے لیے ذاتی تھی اور اس طرح اس کے بعد اس کی طرف سے کی گئی علیحدگی ترتیب میں تھی۔اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مقدمے کو خارج کرنے والے ٹرائل کورٹ کے فیصلے کو فاضل سنگل جج نے برقرار رکھا۔مندر کے مدعاعلیہ کی طرف سے عدالت عالیہ کے لیٹرز پیٹنٹ بنچ کے سامنے مزید قانونی جدوجہد کا نتیجہ اس طرح نکلا کہ بنچ نے، ان دونوں دستاویزات کے تازہ مفاہمت پر، آس پاس کے دیگر حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے، اس خیال پر پہنچا کہ گرانٹ کا مقصد مندر کے حق میں ہونا تھا نہ کہ ذاتی طور پر ارچکا کے حق میں۔

اپیل گزاروں کے فاضل وکیل، مسٹر رام کمار، دیگر باتوں کے ساتھ ساتھ یہ دلیل دیتے ہیں کہ عدالت عالیہ کا لیٹرز پیٹنٹ بنچ دونوں دستاویزات کے تازہ مفاہمت پر ایک فاضل سنگل جج کی طرف سے درج کردہ حقائق کے نتیجے کو پریشان نہیں کر سکتا تھا، جو مختلف نتائج پر پہنچتے تھے جو پہلے مذکورہ بالا دونوں عدالتوں کے ذریعے حاصل کیے گئے تھے۔اگرچہ یہ دلیل پرکشش لگتی ہے، لیکن اس کی جانچ پڑتال نہیں ہوتی۔ٹرائل کورٹ کے احکامات کے خلاف، پہلی اپیل عدالت عالیہ کے سامنے ہوتی ہے، حقائق کے ساتھ ساتھ قانون دونوں پر۔یہ عدالت عالیہ کا اندرونی کام ہے جو اسے مختلف 'بنچوں' میں تقسیم کرتا ہے اور پھر بھی عدالت ایک ہی رہتی ہے۔لیٹرز پیٹنٹ اپیل، جیسا کہ لیٹرز پیٹنٹ کے تحت اجازت دی گئی ہے، عام طور پر ایک انٹرا کورٹ اپیل ہوتی ہے جس کے تحت لیٹرز پیٹنٹ بینچ، جو عدالتِ تصحیح کے طور پر بیٹھتا ہے، اسی دائرہ اختیار کے لیے اپنے احکامات کو درست کرتا ہے جو سنگل بینچ میں تھا۔یہ ماتحت عدالت کے حکم کے خلاف اپیل نہیں ہے۔اس طرح کے اپیلیٹ کا دائرہ اختیار میں عدالت عالیہ عدالتِ تصحیح کے اختیارات کا استعمال کرتی ہے۔اس طرح سمجھا جائے تو، لیٹرز

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.18 12:31
I attest to the accuracy and integrity of this document

پیٹنٹ کے تحت اپیل کا اختیار بالکل الگ ہے، اس کے برعکس جو عام طور پر طریقہ کار کی زبان میں سمجھا جاتا ہے۔ کہ مذکورہ بالا دو دستاویزات کی تعمیر کے علاوہ، ان کی درآمد کی نوعیت میں، قانون اور حقیقت کا ایک مخلوط سوال، فیصلہ کرنے کے لیٹرز پیٹنٹ بینچ کے اختیارات کے اندر ہے۔ بینچ اس سلسلے میں بے اختیار نہیں تھا۔

اس لیے ہمارا خیال ہے کہ لیٹرز پیٹنٹ بنچ نے ان دو سوال شدہ دستاویزات میں مصالحت کرنے کی مشق کو دوبارہ کرنے میں کوئی غلطی نہیں کی تاکہ مندرر کے مدعاعلیہ کے حق میں نتیجہ حاصل کیا جا سکے۔ مذکورہ بالا نکتے کے علاوہ، فاضل وکیل کی طرف سے کوئی اور نقطہ نہیں اٹھایا گیا ہے۔

مذکورہ بالا وجوہات کی بنا پر یہ اپیل ناکام ہو جاتی ہے اور اس طرح خارج کر دی جاتی ہے۔ اخراجات کے حوالے سے کوئی حکم نہیں۔

اپیل خارج کر دی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.18 12:31
I attest to the accuracy and integrity of this document